مسلم و غیر مسلم ممالک سے ملنے والے

پنیر (Cheese) کا شرعی حکم

تصنیف
مولانا محمد ساجد عطاری مدنی مدظلہ العالی

پیش کش

حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل (دار الافتاء اہلسنت، دعوت اسلامی)
Halal Research and Advisory Council (Darulifta Ahl-e-Sunat Dawat-e-Islami)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رینیٹ (Rennet) اس مادہ کو کہتے ہیں، جو پنیر بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ مادہ اس جانور (بکری یا گائے وغیرہ) کے پیٹ سے حاصل کیا جاتا ہے، جو ابھی تک دودھ پیتا ہے اور گھاس وغیرہ کھانا شروع نہیں کرتا۔ اسے فارسی میں "پنیر مایہ " کہا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر حرام جانور، مردہ جانور، یا غیر شرعی طور پر ذبح کیے ہوئے حلال جانور کے پیٹ سے یہ مادہ حاصل کیا جائے اور اس سے پنیر بنایا جائے، تو کیا ایسے پنیر کا استعمال کرنا، جائز ہے؟ نیز اگر غیر مسلم لوگوں کا بنایا ہوا پنیر ہمارے پاس آتا ہے، تو کیا اس پنیر کو استعمال کرنا ہمارے لیے جائز ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حلال جانور کو اگر صحیح شرعی طریقے سے ذبح کیا ہو، تو اس سے حاصل ہونے والا رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ، سب علماء کے نزدیک حلال ہے اور اس سے بننے والا پنیر بھی **حلال و جائز** ہوگا۔

حلال جانور جو مُردار ہو جائے یعنی وہ جو بغیر ذبح مر جائے یا جسے صحیح شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو، اس سے حاصل ہونے والا رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے **مذہب** کے مطابق **پاک** ہے اور اس سے بنایا ہوا پنیر استعمال کرنا بھی **حلال و جائز** ہے۔ یہی **مذہب** مختار ہے، ہاں بطورِ احتیاط بہتر یہ ہے کہ اس طرح کے پنیر کو استعمال نہ کیا جائے۔

اور خنزیر یا حرام جانور (غیر ماکول اللحم) سے حاصل ہونے والا رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ، **ناپاک** و حرام ہوتا ہے اور اس سے بنایا ہوا پنیر استعمال کرنا بھی **جائز نہیں** ہے۔

اگر غیر مسلم لوگوں کا بنایا ہوا پنیر ہمارے پاس آئے اور یہ معلوم نہیں کہ کس جانور سے حاصل کردہ رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ سے یہ پنیر بنایا گیا ہے، تو بھی اس پنیر کو استعمال کرنا، جائز ہے، ہاں اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ یہ پنیر کسی حرام جانور سے حاصل کردہ رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ سے بنایا گیا ہے، تو اب اس کا استعمال کرنا، **جائز نہ ہوگا۔**

تفصیل کچھ یوں ہے کہ حلال جانور جو مردار ہو جائے، اس سے حاصل ہونے والا رینیٹ

www.dawateislami.net

(Rennet) / پنیر مایہ، پاک و حلال ہو گا یا نہیں؟ اس حوالے سے ائمہ مجتہدین کے مابین اختلاف ہے:

☆ احناف کے ائمہ ثلاثہ (یعنی امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمھم اللہ) کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ جانور کے مرنے سے جانور کے وہی اَجزاء ناپاک قرار پاتے ہیں جن میں حیات ہوتی ہے اور جن اجزاء میں حیات نہیں ہوتی، وہ اَجزاء جانور کے مرنے کی وجہ سے ناپاک قرار نہیں پاتے، جیسے مردار کے بال، وہ ہڈی جس پر دسومت نہ ہو، اور اس کا دودھ وغیرہ۔

☆ اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جو حلال جانور ابھی چارہ کھانے کی عمر تک نہ پہنچا ہو، بلکہ ابھی فقط دودھ پیتا ہو وہ اگر مر جائے، تو اس کے معدے سے زرد رنگ کا دودھ نما جو مادہ حاصل ہوتا ہے، جسے رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ کہا جاتا ہے، اس میں بھی حیات نہیں ہوتی، لہٰذا جانور کے مر جانے کی وجہ سے اس (مادے) کو مردار یا ناپاک نہیں قرار دیا جائے گا۔

☆ اور اس بات میں بھی اتفاق ہے کہ رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ کا ظرف یعنی معدہ، جس میں یہ موجود ہوتا ہے، وہ چونکہ جانور کے جسم کا ایسا حصہ ہے جس میں حیات ہوتی ہے، لہٰذا جانور کے مر جانے کی وجہ سے وہ ظرف / معدہ بھی مردار اور ناپاک قرار پائے گا۔

ان اتفاقی باتوں کے بعد ایک پہلو یہ ہے کہ جانور کے مرنے کی وجہ سے جب وہ ظرف / معدہ مردار اور ناپاک ہو گیا، جس میں یہ رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ ہے، تو اب اس کی وجہ سے پنیر مایہ بھی ناپاک مانا جائے گا یا نہیں؟ اس میں ہمارے ائمہ کا اختلاف ہے۔

☆ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رَحِمَہُمَا اللہُ کا مؤقف یہ ہے کہ جانور کے مرنے کی وجہ سے وہ ظرف (معدہ) جس میں یہ رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ ہوتا ہے، وہ ناپاک ہو گیا، تو اب اس کی وجہ سے رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ بھی ناپاک قرار پائے گا۔ پھر اگر یہ رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ، منجمد کیفیت میں حاصل ہوا ہے، تو ظرف کے ناپاک ہونے کی وجہ سے اس کا فقط ظاہری اور اوپری حصہ ہی ناپاک قرار پائے گا، لہٰذا منجمد کیفیت میں ہی اس کو اوپر سے دھو کر پاک کر لیا جائے، تو یہ پاک ہو جائے گا اور پھر اس کے بعد اس

www.dawateislami.net

سے پنیر بنانا اور اس پنیر کو کھانا، جائز ہو گا اور اگر رینیٹ(Rennet) / پنیر مایہ منجمد نہیں، بلکہ مائع کیفیت میں حاصل ہوا، تو اب اس تمام کو ہی ناپاک مانا جائے گا اور وہ پاک نہیں ہو سکے گا، لہٰذا اس کو پنیر بنانے کے لیے استعمال کرنا اور اس سے بنا ہوا پنیر کھانا، جائز نہیں ہو گا۔

☆ امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا مؤقف یہ ہے کہ جانور کے مرنے کی وجہ سے وہ ظرف (معدہ) جس میں یہ رینیٹ(Rennet) / پنیر مایہ ہوتا ہے، وہ اگرچہ مردار و ناپاک ہو گیا، لیکن اس کے اندر موجود چیز (رینیٹ(Rennet) / پنیر مایہ) کو ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ اصول یہ ہے کہ کوئی بھی چیز اپنے معدن (یعنی اپنے قدرتی و خلقی مقام) میں جب تک موجود ہے، اس وقت تک اسے ناپاک قرار نہیں دیا جا سکتا اور پھر جب یہ ظرف سے باہر آئے گا، تو اس وقت بھی اسے ناپاک نہیں قرار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ یہ اپنی اصل حیثیت کے اعتبار سے پاک ہی تھا، اب فقط اسے ظرف سے باہر لایا گیا ہے اور کسی پاک چیز کو اس کے ظرف سے باہر لانا اس کے نجس (ناپاک) ہونے کا سبب نہیں ہے۔ (بخلاف جسم میں موجود خون کے، کہ وہ اپنی اصل حیثیت کے اعتبار سے ناپاک تھا اور جسم میں موجود ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر ہم نے ناپاکی کا حکم اس پر جاری نہیں کیا، لیکن جب وہ جسم سے باہر آیا، تو اب اس کا اصل حکم نجس ہونا، لوٹ آیا اور وہ ناپاک قرار پایا) یہی وجہ ہے کہ جانور کا دودھ حالانکہ خون اور گوبر کے درمیان سے نکلتا ہے، لیکن اس کے باوجود پاک اور حلال ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے متعلق چند عبارات ملاحظہ فرمائیں:

صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "كل ما لا تحله الحياة من أجزاء الهوية محكوم بطهارته بعد موت ما هي جزؤه كالشعر والريش والمنقار والعظم ۔۔۔ واللبن والبيض الضعيف القشر والإنفحة، لا خلاف بين أصحابنا في ذلك، وإنما الخلاف بينهم في الإنفحة واللبن هل هما متنجسان؟ فقالا نعم لمجاورتهما الغشاء النجس، فإن كانت الإنفحة جامدة تطهر بالغسل وإلا تعذر طهرهما وقال أبو حنيفة: ليسا بمتنجسين، وعلى قياسهما قالوا في السخلة إذا سقطت من أمها وهي رطبة فيبست ثم وقعت في الماء لا ينجس لأنها كانت في معدنها" ملتقطاترجمہ: جاندار کے اَجزاء میں سے ہر وہ جز جس میں حیات نہیں ہوتی، اس جز پر اس جاندار

www.dawateislami.net

کے مرنے کے بعد بھی طہارت کا ہی حکم ہو گا، جیسے بال، پر، چونچ، ہڈی، دودھ اور کمزور چھلکے والا انڈہ، پنیر مایہ، اس حوالے سے ہمارے ائمہ کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ائمہ کے مابین اختلاف اس بات پر ہے کہ پنیر مایہ اور دودھ متنجس قرار پائیں گے یا نہیں؟ صاحبین فرماتے ہیں کہ اپنے ناپاک ظرف کی مجاورت کی وجہ سے یہ دونوں چیزیں ناپاک ہو جائیں گی۔ پھر اگر پنیر مایہ منجمد تھا، تو وہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، ورنہ اس کو پاک کرنا ، ممکن نہیں اور امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں (ظرف کی مجاورت کی وجہ سے بھی) ناپاک نہیں ہوں گی۔ ان دونوں چیزوں پر قیاس کرتے ہوئے ہی مشائخ نے مزید یہ فرمایا ہے کہ: ”بکری کا چھوٹا بچہ جو ابھی پیدا ہو کر ماں کے جسم سے نکل کر گرا اور اس کے جسم پر رطوبت تھی، پھر وہ خشک ہو گیا اور پانی میں گر گیا تو پانی ناپاک نہیں ہو گا، کیونکہ رطوبت اپنے معدن میں موجود تھی۔[1]

بدائع میں ہے:”وأما الإنفحة المائعة واللبن فطاهران عند أبي حنيفة، وعند أبي يوسف ومحمد نجسان، (لهما) أن اللبن وإن كان طاهرا في نفسه لكنه صار نجسا لمجاورة النجس، ولأبي حنيفة قوله تعالى ﴿وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ﴾ [النحل:66] وصف اللبن مطلقا بالخلوص والسيوغ مع خروجه من بين فرث ودم، وذا آية الطهارة “ترجمہ: (مردار کے معدے سے) مائع شکل میں حاصل ہونے والا پنیر مایہ اور دودھ امام اعظم رَحِمَہُ اللہُ کے نزدیک پاک ہے اور امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک یہ نجس ہیں۔ ان دونوں کی دلیل یہ ہے کہ دودھ اگرچہ اپنی ذات کے اعتبار سے پاک تھا، لیکن نجس چیز کی مجاورت کی وجہ سے یہ بھی نجس ہو گیا اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: ”اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے۔ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے، گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ، گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے۔“ یہاں اللہ تعالی نے دودھ کی مطلقاً یہ صفت بیان کی ہے کہ یہ خالص اور سائغ ہے باوجود اس کے کہ یہ گوبر اور خون کے

1...۔ (فتح القدير، جلد 1، صفحہ 96، دار الفكر، بيروت)

www.dawateislami.net

درمیان سے نکلتا ہے اور یہ اس کے پاک ہونے کی علامت ہے۔[1]

الجوهرة النیرة میں مردار بکری کے حوالے سے ہے: "يجوز أكل ما في جوفها سواء كان مائعا أو جامدا عند أبي حنيفة وعندهما إن كان مائعا لا يجوز، وإن كان جامدا وغسل جاز أكله وعند الشافعي لا يجوز أكله "ترجمہ: مردار بکری کے جوف میں جو ہے، اسے کھانا، جائز ہے، چاہے وہ مائع کیفیت میں ہو یا جامد کیفیت میں ہو، یہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مؤقف ہے اور صاحبین فرماتے ہیں کہ اگر تو وہ نکلنے والا مادہ مائع کیفیت میں ہو، تو اسے کھانا، جائز نہیں اور اگر وہ جامد کیفیت میں ہو اور اسے دھولیا جائے، تو اب اس کا کھانا، جائز ہے اور امام شافعی رَحِمَہُ اللہُ کے نزدیک اس کا کھانا، جائز نہیں۔[2]

علامہ شامی علیہ الرحمۃ منحۃ الخالق میں لکھتے ہیں: "قال ابن أمير حاج بعد أن تكلم على المسألة تنبيه وقد عرفت من هذا أن نفس الوعاء الذي سيصير كرشا نجس بالاتفاق وأن المراد بالإطلاق بكون المنفحة طاهرة عنده متنجسة عندهما إذا كانت مائعة هو ما اشتمل عليه الوعاء المذكور فقط ثم هذا كله إذا كانت المنفحة من شاة ميتة كما فسره المصنف أما إذا كانت من ذكية فهي طاهرة مطلقا بالإجماع. اهـ. حلية. "ترجمہ: ابن امیر حاج نے اس مسئلے پر کلام کرنے کے بعد فرمایا: "تنبیہ: اس بحث سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ ظرف جو بعد میں اوجھڑی بن جائے گا، وہ (جانور کے مر جانے سے) بالاتفاق نجس ہو جاتا ہے اور جو مطلقاً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ "منفحة" امام اعظم کے نزدیک پاک ہے اور صاحبین کے نزدیک ناپاک ہے، جبکہ وہ مائع ہو" یہاں "منفحة" سے مراد فقط وہ چیز ہے، جو اس ظرف کے اندر موجود ہے۔ پھر یہ ساری تفصیل اس وقت ہے، جب یہ "منفحة" (پنیر مایہ) مردار بکری سے حاصل ہو، جیسا کہ مصنف نے اس کی تفسیر بیان کی، بہر حال اگر وہ ذبح شدہ بکری سے حاصل ہوا، تو وہ مطلقاً بالاِجماع پاک ہے۔ اھ[3]

1...۔ (بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ63، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2...۔ (الجوهرة النیرہ، جلد1، صفحہ17، المطبعۃ الخیریہ)

3...۔ (حاشیہ منحۃ الخالق، جلد1، صفحہ113، دار الکتاب الاسلامی)

www.dawateislami.net

مبسوط سرخسی میں ہے: "وأبو حنيفة رحمه الله يقول: لو كان اللبن يتنجس بالموت لتنجس بالحلب أيضا، فإن ما أبين من الحي ميت، فإذا جاز أن يحلب اللبن، فيشرب عرفنا أنه لا حياة فيه، فلا يتنجس بالموت، ولا بنجاسة وعائه؛ لأنه في معدنه، ولا يعطى الشيء في معدنه حكم النجاسة ۔۔۔۔وعلى هذا إنفحة الميتة عند أبي حنيفة رحمه الله طاهرة مائعة كانت، أو جامدة بمنزلة اللبن،۔۔۔۔وأشار لأبي حنيفة رحمه الله في الكتاب إلى حرف، فقال؛ لأنها لم تكن إنفحة، ولا لبنا، وهي ميتة، ولا يضرها موت الشاة يعني أن اللبن، والإنفحة تنفصل من الشاة بصفة واحدة حية كانت الشاة، أو ميتة ذبحت، أو لم تذبح، فلا يكون لموت الشاة تأثير في اللبن، والإنفحة ملتقطا "ترجمہ: امام اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر موت کی وجہ سے دودھ نجس ہو جاتا ہے، تو پھر دودھ دوہنے کی وجہ سے بھی نجس ہونا چاہیے، کیونکہ زندہ جانور سے جو جز بھی جدا ہو جائے، وہ مردار ہوتا ہے، تو جب یہ جائز ہے کہ (جانور کی زندگی میں) دودھ نکال کر پیا جائے، تو اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے، دودھ میں حیات نہیں ہوتی، لہٰذا جانور کی موت سے یہ نجس بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی ظرف کی نجاست کی وجہ سے یہ نجس شمار ہو گا، کیونکہ دودھ اپنے معدن (فطری محل) میں ہوتا ہے اور جو شے اپنے معدن میں ہو اس پر نجاست کا حکم نہیں لگتا اور امام اعظم رَحِمَہُ اللہُ کے نزدیک مردار کے معدے سے حاصل ہونے والے پنیر مایہ کا بھی یہی دودھ والا حکم ہے، چاہے وہ مائع کیفیت میں ہو یا جامد کیفیت میں ہو۔ صاحب کتاب نے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی دلیل کے طور پر ایک بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "کہ وہ جانور کے مردار ہونے کی حالت میں پنیر مایہ اور دودھ نہیں بنا تھا اور بکری کا مر جانا بھی اسے مضر نہیں۔" اس بات کا مطلب یہ ہے کہ دودھ اور پنیر مایہ بکری سے ایک ہی صفت پر جدا ہوتا ہے، چاہے بکری زندہ ہو یا مردہ، اسے ذبح شرعی کیا گیا ہو یا ذبح نہ کیا گیا ہو، لہٰذا بکری کی موت کا دودھ اور پنیر مایہ میں کوئی اثر نہیں ہو گا۔[1]

محقق علی الاطلاق حضرت علامہ کمال ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: " وجه قولهما في المذهبية التنجس بالمجاورة. وله أنه لا أثر للتنجس شرعا ما دامت في الباطن النجاسة فضلا

---

1 ...۔ (المبسوط للسرخسي، جلد 24، صفحه 27، دار المعرفه، بيروت)

www.dawateislami.net

عن غيرها، والحكم الثابت شرعا حالة الحياة لا يزول بالموت إلا إذا ثبت شرعا أن الموت يزيله، لكن الثابت للموت ليس إلا عمله في تنجس ما يحله فيستلزم تنجس غشائهما وبقاؤهما على طهارتهما بحكم عدم إعطاء حكم النجاسة ما دام في الباطن، ولا يزول هذا البقاء إلا بمزيل ولم يوجد" ترجمہ: مذہب کا جو اختلافی مسئلہ ہے، اس میں صاحبین کے قول کی وجہ یہ ہے کہ مجاورت کی وجہ سے یہ پنیر مایہ بھی نجس ہو جاتا ہے۔ جبکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل یہ ہے کہ نجاست جب تک باطن میں رہتی ہے تب تک اس پر نجس ہونے کا اثر نہیں ہوتا چہ جائیکہ وہ چیز جو نجاست نہ ہو اس پر نجس کا حکم لگایا جائے اور جو حکم شرعاً جانور کے حیات ہونے کی حالت میں ثابت ہے، وہ موت سے زائل نہیں ہوتا، اِلّا یہ کہ شرع سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ موت اس حکم کو زائل کر دیتی ہے، لیکن جو بات ثابت ہے، وہ یہ ہے کہ موت کا تعلق جن اَجزاء سے ہوتا ہے، ان کو موت نجس کر دیتی ہے، لہذا وہ جھلی (معدہ) جس کے اندر دودھ یا پنیر مایہ ہوتا ہے، وہ تو ناپاک ہو جاتی ہے، لیکن یہ دودھ اور پنیر مایہ اپنی سابقہ طہارت پر باقی رہتے ہیں کہ جب تک وہ باطن میں ہیں، تب تک ان پر نجاست کا حکم جاری نہیں ہو سکتا اور یہ طہارت پر باقی رہنا جاری رہے گا، جب تک اسے کوئی چیز زائل نہ کرے اور ایسی کوئی چیز یہاں موجود نہیں جو طہارت کے حکم کو زائل کر سکے۔[1]

ترجیح و تنقیح:

اگر ترجیح کے اعتبار سے غور کیا جائے، تو اگرچہ صاحبین کے قول کی طرف بھی ترجیح منقول ہوئی ہے، لیکن زیادہ راجح امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

صاحبین کے قول کی ترجیح:

☆صاحب مواہب الرحمٰن نے "انفحۃ" کے متعلق ائمہ کا مذکورہ بالا اختلاف نقل کرنے کے بعد صاحبین کے مؤقف کو " أظهر " قرار دیا، جس پر علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ صاحبین کے قول

1...۔ (فتح القدیر، جلد 1، صفحہ 98، دار الفکر، بیروت)

www.dawateislami.net

کی ترجیح کا افادہ فرمایا ہے۔چنانچہ رد المحتار میں ہے:" في مواهب الرحمن فقال: وكذا لبن الميتة وإنفحتها ونجساها وهو الأظهر إلا أن تكون جامدة فتطهر بالغسل. اهـ.وأفاد ترجيح قولهما "ترجمہ: مواہب الرحمن میں فرمایا: اسی طرح مردار کا دودھ اور اس سے حاصل ہونے والا پنیر مایہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے اور صاحبین اس کو نجس قرار دیتے ہیں اور یہی اظہر ہے، مگر یہ کہ وہ جامد ہو، تو دھونے سے پاک ہو جائے گا۔انتہی۔صاحبِ مواہب نے صاحبین کے قول کی ترجیح کا افادہ فرمایا ہے۔[1]

☆تتارخانیہ میں صاحبین کے مذہب کو احتیاط قرار دیا۔ چنانچہ تتارخانیہ میں امام اعظم کا قول بیان کرنے کے بعد پھر لکھا: "وعندهما يتنجس، وهو الاحتياط" ترجمہ: اور صاحبین کے نزدیک یہ (یعنی مردار سے حاصل ہونے والا پنیر مایہ) نجس ہے اور یہی احتیاط ہے۔[2]

امام اعظم کے قول کی ترجیح:

جبکہ امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا قول راجح ہونے پر درج ذیل دلائل ہیں:

(1)پہلی وجہ ترجیح تو یہی ہے کہ یہ امامِ مذہب کا قول ہے اور امام اعظم کے قول کو تقدیم حاصل ہوتی ہے، چنانچہ رد المحتار میں فتاوی خیریہ کے حوالے سے ہے:"المقرر عندنا أنه لا يفتي ويعمل إلا بقول الإمام الأعظم، ولا يعدل عنه إلى قولهما أو قول أحدهما أو غيرهما إلا لضرورة كمسألة المزارعة وإن صرح المشائخ بأن الفتوى على قولهما؛ لأنه صاحب المذهب والإمام المقدم اهـ "ترجمہ: یہ طے شدہ ہے کہ ہمارے ہاں امام اعظم رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالی کے قول پر ہی عمل و فتویٰ ہو گا اور صاحبین یا ان میں سے کسی ایک کے قول یا کسی اور کے قول کی طرف عدول نہ ہو گا، مگر ضرورت کے تحت، جیسا کہ مزارعت کا مسئلہ ہے، اگرچہ مشائخ تصریح کر چکے ہوں کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے، کیونکہ امام ابو حنیفہ صاحبِ مذہب ہیں اور سب سے مقدم امام ہیں۔[3]

1...۔ (ردالمحتار، جلد1، صفحہ206، دار الفکر، بیروت)

2...۔ (تتارخانیہ، جلد1، صفحہ443، مطبوعہ کوئٹہ)

3...۔ (ردالمحتار، جلد1، صفحہ72، دار الفکر، بیروت)

www.dawateislami.net

فتاوی رضویہ میں ہے: " علماء تصریح فرماتے ہیں کہ مُفتی مطلقاً قولِ امام پر فتوی دے اور قاضی عموماً مذہبِ امام پر فیصلہ کرے یعنی جب کوئی ضرورت مثل تعامل المسلمین یا اجماع المرجحین علی الخلاف کے داعی ترک نہ ہو، کما فی مسئلتی جواز المزارعة وتحریم القلیل من لا مائع المسکر اور حکم دیتے ہیں کہ قول امام سے عدول نہ کیا جائے اگرچہ مشائخ مذہب اس کے خلاف پر فتویٰ دیں۔"[1]

(2) قولِ امام اعظم رَحِمَہُ اللہُ کی ترجیح صراحتاً مشائخ سے منقول ہے کہ فتاوی تتار خانیہ اور فتاوی عتابیہ میں امام اعظم رَحِمَہُ اللہُ کے قول کو ہی **مختار** کہا گیا ہے، چنانچہ تتارخانیہ میں ہے: " السخلة إذا خرجت من أمها فتلک الرطوبات طاهرة لا يتنجس بها الثوب والماء، وکذا البيضة۔۔۔ وکذا الإنفحة اذا خرجت من الشاة بعد موتها وفی الفتاوی العتابية هو المختار "ترجمہ: بکری کا بچہ جب ماں کے پیٹ سے نکلے، تو اس پر لگی رطوبات پاک ہیں، جن سے کپڑا اور پانی ناپاک نہیں ہو گا، اسی طرح انڈے کا حکم ہے۔ یونہی بکری کے مرنے کے بعد اس کے پیٹ سے نکلنے والے پنیر مایہ کا حکم ہے کہ وہ پاک ہے اور فتاوی عتابیہ میں ہے کہ یہی مختار ہے۔[2]

(3) صاحب در مختار نے اس قول کو " راجح " قرار دیا۔ در مختار میں ہے: " وکذا کل ما لا تحله الحياة حتی الإنفحة واللبن علی الراجح "ترجمہ: اسی طرح (پاک ہے مردار سے حاصل ہونے والی) ہر وہ چیز جس میں حیات نہیں ہوتی حتی کہ راجح مذہب کے مطابق جانور کے معدے سے حاصل ہونے والے پنیر مایہ اور دودھ کا بھی یہی حکم ہے۔[3]

(4) صاحب ملتقی نے امام اعظم کا قول مقدم رکھا اور وہ اسی کو مقدم کرتے ہیں، جو ان کے نزدیک راجح ہوتا ہے۔ چنانچہ در مختار نے جب امام اعظم کے قول کو راجح کہا، تو اس پر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

1...۔ (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 109، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

2...۔ (تتارخانیہ، جلد 1، صفحہ 443، مطبوعہ کوئٹہ)

3...۔ (الدر المختار ورد المحتار، جلد 1، صفحہ 206، دار الفکر، بیروت)

www.dawateislami.net

”ولعله أخذه من تقديم صاحب الملتقى له وتأخيره قولهما كما هو عادته فيما يرجحه “ترجمہ: شاید شارح نے اسے صاحب ملتقی کے انداز سے اخذ کیا کہ انہوں نے امام اعظم کے قول کو مقدم کیا اور صاحبین کے قول کو مؤخر کیا اور صاحب ملتقی کی یہ عادت ہے کہ وہ راجح کو ہی مقدم کرتے ہیں۔[1]

(5) امام قاضی خان نے امام اعظم کا قول بیان کرنے پر ہی اکتفاء فرمایا اور دوسرا قول ذکر تک نہ کیا اور علماء فرماتے ہیں کہ کسی ایک قول کو ذکر کرنا اس کے راجح ہونے کی دلیل ہے۔ تو گویا امام قاضی خان نے امام اعظم کے قول کو ہی ترجیح دی اور فقہائے کرام یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام قاضی خان کی ترجیح دوسروں سے فائق اور زیادہ لائق اعتماد ہے، لہذا اس اعتبار سے بھی امام اعظم کا قول ہی زیادہ راجح ہوا، چنانچہ فتاوی قاضی خان میں ہے: ”(بيضة) سقطت من الدجاجة في مرقة أو ماء لا يفسد ذلك الماء۔۔۔ و كذا الأنفحة إذا خرجت من الشاة بعد موتها ملتقطا “ترجمہ: مرغی کا انڈہ مرغی کے اندر سے نکلا اور شوربے میں گرا یا پانی میں گرا، تو وہ اس پانی کو نجس نہیں کرے گا۔ یہی حکم بکری کے مرنے کے بعد اس کے معدے سے حاصل ہونے والے پنیر مایہ کا ہے۔[2]

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ بیع سے متعلق ایک مسئلے پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ” امام علامہ فقیہ النفس مالك التصحيح والترجيح فخر الملة والدين قاضی خان اوز جندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے فتاویٰ میں روایت صحت پر جزم کیا اور اسی کے ذکر پر اقتصار فرمایا، دوسری روایت نقل بھی نہ فرمائی۔۔۔۔۔ اور علماء تصریح فرماتے ہیں کہ کسی قول پر اقتصار کرنا اس کے اعتماد کی دلیل ہے۔۔۔۔۔۔۔ ثابت ہوا کہ امام قاضی خان نے صحت بیع پر اعتماد فرمایا اور اسی کو ترجیح دی۔ اب علماء تصریح فرماتے ہیں کہ اس امام اَجَلّ کا ارشاد زیادہ اعتبار واعتماد کے لائق اور ان کی تصحیح و ترجیح فائق ہے کہ انہیں رتبہ اجتہاد حاصل تھا۔۔۔ تصحيح القدوری للعلامہ قاسم: مایصححه قاضی خان من الاقوال یکون مقدما علی مایصححه غیره لانه کان

1...۔ (ردالمحتار، جلد1، صفحہ206، دار الفکر، بیروت)

2...۔ (فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ20، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

www.dawateislami.net

فقیہ النفس "[1]

(6) امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے مؤقف کی ایک واضح وجہِ ترجیح یہ ہے کہ احادیث و صحابہ کرام کے عمل سے اس کی تائید ہوتی ہے، کیونکہ حضور علیہ الصلاۃ و السلام نے مجوس یعنی وہ کفار جو اہل کتاب میں سے نہیں تھے، ان کے ہاں سے آیا ہوا پنیر کھانے کی اجازت عطا فرمائی تھی، حالانکہ ان کا ذبیحہ بھی مردار کے حکم میں ہوتا ہے۔ یونہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی ثابت ہے کہ انہوں نے مجوس وغیرہ کفار کا بنا ہوا پنیر کھایا۔ اس حدیث اور صحابہ کرام کے عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مردار جانور کے معدے سے حاصل ہونے والا رینیٹ (Rennet) / پنیر مایہ حلال ہے۔

سنن ابو داوٗد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، فرمایا: "أتي النبي صلى الله عليه وسلم بجبنة في تبوك، فدعا بسكين، فسمى وقطع "ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبوک میں پنیر لایا گیا، تو آپ نے چھری منگائی، پھر **بسم اللہ** پڑھی اور کاٹا۔[2]

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے: "وروى الطبراني بسند جيد، لكنه غريب، أنه عليه الصلاة والسلام «أتي بجبنة في غزوة فقال له عليه الصلاة والسلام: "أين يصنع هذا؟ قال: بفارس، أي: أرض المجوس إذ ذاك. فقال عليه الصلاة والسلام: " ضعوا فيها السكين و كلوا " فقيل: يارسول الله، نخشى أن يكون ميتة. فقال " سموا الله و كلوا» "ترجمہ: امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو بسند جید روایت کیا، لیکن یہ حدیث غریب ہے کہ ایک غزوہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پنیر لایا گیا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یہ پنیر کہاں بنایا جاتا ہے؟" عرض کی گئی کہ "مجوسیوں کے خطے فارس میں۔" پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **"اس میں چھری رکھو (اسے کاٹو) اور کھاؤ۔"**، عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں خوف ہے کہ یہ مردار سے نہ بنا

1... (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 255،254، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

2... (سنن ابو داؤد، جلد 3، صفحہ 359، مکتبہ عصریہ، بیروت)

www.dawateislami.net

ہو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: **اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔**(1)

اسی میں ہے: " ذکر عند عمر الجبن، وقیل: إنه یوضع فیه أنافح المیتة. فقال: سموا الله وكلوا. قال أحمد: أصح حديث في جبن المجوس هذا الحديث "ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پنیر کا ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ اس میں مردار سے حاصل کیے ہوئے پنیر مایہ کو شامل کیا جاتا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ کا نام لو اور اس کو کھاؤ۔" امام احمد نے کہا کہ مجوسیوں کے پنیر کے بارے میں جو احادیث ہیں، ان میں سے یہ سب سے صحیح حدیث ہے۔(2)

ابو داؤد شریف والی حدیث کے تحت شرح المصابیح لابن الملک اور مرقاۃ شرح مشکاۃ میں ہے، واللفظ للثانی: " فيه دليل على طهارة الأنفحة لأنها لو كانت نجسة لكان الجبن نجسا لأنه لا يحصل إلا بها "ترجمہ: اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جانور کے معدے سے نکلنے والا پنیر مایہ پاک ہے، کیونکہ اگر وہ نجس ہوتا، تو پنیر بھی نجس ہوتا تھا، کیونکہ پنیر صرف اسی سے ہی بنایا جاتا ہے۔(3)

مبسوط سرخسی میں ہے: " ولا بأس بالجبن، وإن كان من صنعة المجوس لما روي أن غلاما لسلمان رضي الله عنه أتاه يوم القادسية بسلة فيها جبن، وخبز، وسكين، فجعل يقطع من ذلك الجبن لأصحابه، فيأكلونه، ويخبرهم كيف يصنع الجبن؛ "ترجمہ: پنیر کھانے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ وہ مجوس کا بنایا ہوا ہو، کیونکہ مروی ہے کہ جنگ قادسیہ کے دن حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک غلام آپ کے پاس ایک ٹوکری لایا جس میں پنیر، روٹی اور چھری تھی۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہ اپنے اصحاب کو وہ پنیر کاٹ کر دے رہے تھے اور وہ اصحاب کھا رہے تھے اور وہ ساتھ ساتھ ان کو بتا رہے تھے کہ اس پنیر کو کیسے بنایا جاتا ہے۔(4)

1...۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد2، صفحہ474، دار الفکر، بیروت)

2...۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد2، صفحہ474، دار الفکر، بیروت)

3...۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد7، صفحہ2723، دار الفکر، بیروت)

4...۔ (المبسوط للسرخسی، جلد24، صفحہ27، دار المعرفہ)

www.dawateislami.net

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ حدیث و صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عمل سے بھی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف کی تائید ہوتی ہے، تو اس اعتبار سے بھی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مؤقف ترجیح پاتاہے کہ یہاں روایت، درایت کے موافق ہو رہی ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے:"اور علماء فرماتے ہیں جب روایت ودرایت متطابق ہوں، توعدول کی گنجائش نہیں۔علامہ حلبی نے غنیہ میں فرمایا:" لا یعدل عن الدرایۃ ماواقفتھا روایۃ"اس درایت سے اعراض نہیں کیاجائے گاجو روایت کے موافق ہو۔"[1]

(7) قوتِ دلیل کے اعتبار سے بھی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہی قوی ہے، جیسا کہ اوپر ذکر کردہ عبارات میں صاحب فتح القدیر، صاحب مبسوط اور صاحب بدائع وغیرہ مشائخ کے انداز سے واضح ہے۔ نیز مذہب کے دیگر کئی مسائل سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کئی وجوہ سے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہی زیادہ راجح ہے۔ اور اس کے مطابق اگر کسی حلال جانور کو صحیح شرعی طریقے سے ذبح نہ بھی کیا گیاہو، تو اس کے معدے سے حاصل ہونے والا رینیٹ(Rennet)/پنیر مایہ پاک بھی کہلائے گا اور حلال بھی کہلائے گا اور اس سے بنا ہوا پنیر کھانا بھی جائز ہو گا۔

یہ واضح رہے کہ کسی خنزیر یا کسی حرام جانور سے حاصل ہونے والا رینیٹ(Rennet)/پنیر مایہ مطلقا ناپاک و حرام ہے، کیونکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایاہے کہ جانور سے حاصل ہونے والے پنیر مایہ کا حکم وہی ہے، جو اس جانور کے دودھ کا حکم ہے اور حرام جانوروں کا دودھ ناپاک اور حرام ہوتا ہے، لہٰذا یہی حکم اس کے پنیر مایہ کا ہو گا اور ایسے پنیر مایہ سے اگر کوئی پنیر بنایا گیا، تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔

چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے:" الجبن بمنزلۃ اللبن "ترجمہ: پنیر(حکم کے اعتبار سے اس جانور کے)دودھ کے قائم مقام ہے۔[2]

1...۔ (فتاوی رضویہ، ج07، ص294، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

2...۔ (المبسوط للسرخسی، جلد24، صفحہ27، دارالمعرفہ)

www.dawateislami.net

نور الایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے:"(والثاني نجس لا یجوز استعماله وهو ما شرب منه الکلب أو الخنزیر أو شيء من سباع البهائم کالفهد والذئب)۔۔۔لتولد لعابها من لحمها وهو نجس کلبنها"ترجمہ: جوٹھے کی دوسری قسم وہ ہے جو ناپاک ہوتا ہے اور اس کا استعمال بھی جائز نہیں، یہ وہ ہے جس میں سے کتے، خنزیر، یا چوپایوں کے درندے جیسے شیر یا بھیڑیے وغیرہ نے کچھ پیا ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جانور کا لعاب اس کے گوشت سے بنتا ہے، لہٰذا یہ ناپاک ہو گا جیسا کہ ان جانوروں کا دودھ ناپاک ہے۔[1]

بہار شریعت میں ہے:" حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے، مگر کھانا جائز نہیں۔"[2]

سوال: اوپر بیان کردہ تفصیل کا خلاصہ یہ ہوا کہ حلال جانور کے پنیر مایہ سے بنایا ہوا پنیر استعمال کرنا حلال ہے اور حرام جانور کے پنیر مایہ سے بنایا ہوا پنیر استعمال کرنا، جائز نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر کسی غیر مسلم ملک سے بنا ہوا پنیر ہمارے سامنے آتا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے حلال جانور سے رینیٹ(Rennet) / پنیر مایہ لے کر یہ پنیر بنایا ہے یا حرام جانور سے۔ تو اب اس طرح کا پنیر کھانا ہمارے لیے حلال ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر کسی غیر مسلم ملک سے بنا ہوا پنیر ہمارے سامنے آتا ہے اور اس میں یہ معلوم نہیں کہ کس جانور سے حاصل کردہ رینیٹ(Rennet) / پنیر مایہ سے یہ پنیر بنایا گیا ہے، تو یہاں اگرچہ یہ امکان موجود ہے کہ اس میں کسی حرام جانور سے حاصل ہونے والے پنیر مایہ سے پنیر بنایا گیا ہو، لیکن جب تک یہ بات یقینی طور پر معلوم نہ ہو جائے، اس وقت تک وہ پنیر کھانا اور استعمال کرنا، جائز رہے گا، کیونکہ فقہائے کرام نے پنیر کو ان چیزوں میں شمار کیا ہے، جن کے لیے ذبح شرعی شرط نہیں، لہٰذا اس کا حکم گوشت کے علاوہ دیگر کھانے پینے

1...۔ (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، صفحه 17، 18، مکتبه عصريه)

2...۔ (بهار شريعت، جلد 1، صفحه 393، مطبوعه مكتبة المدينه)

www.dawateislami.net

والی چیزوں کی طرح کا ہے اور ایسی چیزوں میں اصل حلت ہوتی ہے، ایسی چیزوں کو احتمال کی وجہ سے ممنوع قرار نہیں دیا جاتا، بلکہ اصول یہ ہے کہ جب تک ان میں حرام یا ناپاک چیز کی ملاوٹ کا یقین نہ ہو، انہیں حلال قرار دیا جائے گا۔ اسی وجہ سے مجوس کا بنا ہوا پنیر صحابہ کرام نے بغیر کسی تفتیش کے استعمال فرمایا، جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ شرح السیر الکبیر میں ہے: "ولا بأس بطعام المجوس كله إلا الذبيحة....... وعن سويد غلام سلمان قال: أتيت سلمان رضي الله عنه يوم هزم الله أهل فارس بسلة وجد فيها خبز وجبن وسكين. فجعل يطرح لأصحابه من الخبز ويقطع لهم من الجبن فيأكلون، وهم مجوس. فعرفنا أنه لا بأس بطعامهم ما خلا الذبيحة "ترجمہ: ذبیحہ کے علاوہ مجوسیوں کا کھانا کھانے میں حرج نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت سوید بیان کرتے ہیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے اہل فارس کو شکست سے دوچار کیا، اس دن میں ایک ٹوکری حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا جس میں روٹی، پنیر اور چھری تھی۔ تو حضرت سلمان اپنے اصحاب کو روٹیاں دیتے اور ان کو پنیر کاٹ کاٹ کر دے رہے تھے اور وہ کھا رہے تھے، حالانکہ وہ (یعنی اس کھانے کو بنانے والے) مجوسی تھے۔ اس روایت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ذبیحہ کے علاوہ مجوسیوں کے دیگر کھانے کی اشیاء میں حرج نہیں۔[1]

نیز مبسوط سرخسی میں ہے: "ولا بأس بالجبن، وإن كان من صنعة المجوس۔۔۔۔لأن الجبن بمنزلة اللبن، ولا بأس بما يجلبه المجوس من اللبن إنما لا يحل ما يشترط فيه الذكاة إذا كان المباشر له مجوسيا، أو مشركا، والذكاة ليست بشرط لتناول اللبن، والجبن، فهو نظير سائر الأطعمة، والأشربة بخلاف الذبائح؛ وهذا لأن الذكاة إنما تشترط فيما فيه الحياة، ولا حياة في اللبن "ملتقطاً ترجمہ: پنیر کھانے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ وہ مجوس کا بنایا ہوا ہو، کیونکہ پنیر (کا حکم) دودھ کی طرح ہے اور (جس طرح) کسی مجوسی کا دوہا ہوا دودھ پینے میں حرج نہیں (اسی طرح مجوسی کا بنایا ہوا پنیر استعمال کرنے میں حرج نہیں۔) دراصل جس چیز میں ذبح شرعی شرط ہو، وہ چیز حلال نہیں ہوتی، جبکہ ذابح مجوسی یا

[1]...۔ (شرح السیر الکبیر، جلد 01، صفحہ 103، 104، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

www.dawateislami.net

مشرک ہو اور دودھ یا پنیر استعمال کرنے میں تو ذبح شرعی شرط ہی نہیں، لہٰذا اس **کا حکم ذبیحہ کے علاوہ دیگر کھانے پینے والی چیزوں کی طرح ہو گا نہ کہ ذبائح کی طرح گا۔** اور اس سب کے پیچھے بنیادی وجہ یہ ہے کہ ذبح اس چیز کے لیے شرط ہے جس میں حیات ہو، اور دودھ میں حیات نہیں ہوتی۔(1)

روسر کی شکّر جس میں حرام یا ناپاک چیز کی ملاوٹ کا اندیشہ تھا، اس کے متعلق امام اہلسنت سے سوال ہوا کہ " روسر کی شکر جیسی شاہجہان پور میں بنتی ہے اور اُس کی نسبت مشہور ہے کہ ہڈی کی راکھ سے صاف کی جاتی ہے، کھانا، جائز یا ناجائز۔"

تو اس کے جواب میں امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن شرعی حکم واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: " حلال ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس خاص شکر میں جو ہمارے سامنے رکھی ہے، کوئی نجس یا حرام چیز ملی ہے، محررِ مذہب سیدنا امام محمد رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:" به ناخذ مالم نعرف شيئاحراما بعينه "ہم اسے اختیار کریں گے جب تک ہمیں کسی چیز کا بالذات حرام ہونا معلوم نہ ہو۔

فقیر نے اس شکر کی تحقیق میں بحمداللہ تعالی ایک کافی ووافی رسالہ مسمّٰے بنام تاریخی "الاحلی من السُّکَّر لطلبة سُکّر روسر (۱۳۰۳ھ)" لکھا جس میں نہ صرف اس شکّر بلکہ اس قسم کی تمام چیزوں اور انگریزی دواؤں شربتوں وغیرہا کا حکم منقح کر دیا، اس باب میں بفضلہ تعالی وہ نفیس ضوابط لکھے جس سے ہر جزئیہ کا حکم بہ نہایت انجلا منکشف ہو سکے ۔من شاء فليرجع اليها۔واللہ سبحٰنہ وتعالی اعلم۔"(2)

نوٹ: ہماری معلومات کے مطابق فی زمانہ پنیر بنانے کے لیے انڈسٹری میں فقط یہی طریقہ نہیں ہے، جو سوال میں بیان کیا گیا، بلکہ وہ انزائمز (Enzymes) جو پنیر بنانے کے لیے درکار ہوتے ہیں، وہ جانور کے بجائے دیگر ذرائع، مثلاً: درختوں وغیرہ سے بھی حاصل کیے جاتے ہیں، بلکہ پنیر کے لیے اب دیگر ذرائع کا استعمال

1...۔ (المبسوط للسرخسی، جلد24، صفحہ27، دارالمعرفہ)

2...۔ (فتاوی رضویہ، ج04، ص382، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

www.dawateislami.net

انڈسٹری میں زیادہ ہے، لہٰذا ایسا پنیر جس میں جانور کے علاوہ کسی اور چیز سے انزائمز حاصل کر کے پنیر بنایا گیا، تو وہ پنیر بغیر کسی اختلاف کے جائز ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــــــه

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

09ذو القعدۃ الحرام 1444ھ/30مئی 2023ء

www.dawateislami.net